اسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Visit Uwaysi Books
www.faizahmedowaisi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمّا بعد! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اہلِ اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت سیدہ بی بی مریم علیہا السلام کے بطنِ مبارک سے محض اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت سے بغیر باپ پیدا ہوئے، پھر بنی اسرائیل کی طرف نبیین کر مبعوث (بھیجے گئے) ہوئے۔ یہود نے ان سے بغض وعداوت (دشمنی) کا معاملہ کیا اور ان کو نبی ماننے سے انکار کر دیا۔ آخر کار جب ایک موقع پر یہود نے ان کے قتل کی مذموم کوشش (انتہائی ناپسندیدہ کوشش) کی تو بحکمِ خداوندی (اللہ کے حکم سے) فرشتے ان کو اٹھا کر زندہ سلامت آسمان پر لے گئے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کو طویل عمر (لمبی زندگی) عطا فرمادی۔

قربِ قیامت (قیامت کے قریب) میں جب دجّال کا ظہور ہو گا اور وہ دنیا میں فتنہ وفساد پھیلائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ قیامت کی ایک بڑی علامت کے طور پر نازل ہوں گے اور دجّال کو قتل کریں گے۔ دنیا میں آپ علیہ السلام کا نُزول ایک عادل (انصاف کرنے والے) کی حیثیت سے ہو گا، اور اس امت (امتِ محمدیہ ﷺ) میں آپ حضور ﷺ کے خلیفہ (نائب وجانشین) ہوں گے، اور قرآن وحدیث (اسلامی شریعت) پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے۔

ان کے زمانے میں، جو اس امت کا آخری دور (اختتامی زمانہ) ہو گا، اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذاہب مٹ جائیں گے، اور دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا۔ اس لیے جہاد کا حکم موقوف ہو جائے گا، نہ خراج (زمین یا حکومت کا مقررہ ٹیکس) وصول کیا جائے گا اور نہ جزیہ (غیر مسلم رعایا سے لیا جانے والا محصول) مال وزر (دولت) اتنا عام (کثرت سے) ہو گا کہ کوئی دوسرے سے قبول نہیں کرے گا۔

نُزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح بھی فرمائیں گے اور ان کی اولاد بھی ہو گی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی، اور مسلمان آپ کی نمازِ جنازہ پڑھ کر حضورِ اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس میں دفن کر دیں گے۔ یہ تمام امور احادیثِ صحیحہ متواترہ[1] میں پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔

اہلِ اسلام کے عقیدے کا خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور سچے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی الہامی کتاب (وحی کے ذریعے نازل کردہ کتاب) انجیل ان پر نازل فرمائی۔ یہود نے ان کے قتل کی ناپاک کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بجسدِ عُنصری (مادی وجسمانی بدن کے ساتھ) آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ اب وہاں بقیدِ حیات (زندہ حالت میں) موجود ہیں، اور قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے اور دجّال کو قتل کریں گے، پھر طبعی موت وفات پا کر حضرت نبی پاک ﷺ کے روضۂ مبارک میں مدفون ہوں گے۔

حیات ونُزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن کریم نے بہت واضح طریقہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اُٹھائے جانے کو بیان کیا ہے:

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (آل عمران:۵۴)

ترجمہ: اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔

---

[1] صحیح اور کثرتِ روایت سے ثابت احادیث۔ (س رضا)

یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًۢبَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔(نساء:۱۵۸)

ترجمہ: اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان (یہودیوں) کے لئے (عیسیٰ سے) ملتا جلتا (ایک آدمی) بنا دیا گیا اور بیشک یہ (یہودی) جو اس عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) سوائے گمان کی پیروی کے ان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

احادیث مبارکہ: صحیح احادیث مبارکہ میں بھی حضرت عیسی علیہ السلام کے زندہ اُٹھائے جانے اور قرب قیامت میں دوبارہ تشریف لانے کو بارہا بیان کیا گیا ہے: قَالَ الْحَسَنُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ: إِنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ، وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [2]

(در منثور، ج۲)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو فرمایا: بے شک عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے اور بے شک وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آنے والے ہیں۔

أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَأَنَّ عِيسَى يَأْتِي عَلَيْهِ الْفَنَاءُ؟ [3] (صحیح مسلم، جلد ا، طبری، ج۳)

ترجمہ: کیا تم نہیں جانتے یہ کہ ہمارا پروردگار زندہ ہے، نہیں مرے گا اور بیشک عیسی علیہ السلام پر فنا آنے والی ہے یا آئے گی۔

☆حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عیسی ابن مریم نازل ہونگے تو مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائے تو وہ عرض کریں گے نہیں تم لوگ خود ایک دوسرے کے امیر ہو اور اللہ کی جانب سے یہ اس امت کا اکرام ہے۔[4] (مسلم)

☆حضرت نواس بن سمعان کہتے ہیں کہ (دجال کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے) اسی دوران اللہ تعالی مسیح ابن مریم کو بھیجیں گے وہ زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس دو فرشتوں کے بازوں کو تھامے ہوئے دمشق کے مشرقی حصہ میں سفید منارہ کے پاس اتریں گے جب وہ سر جھکائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے دکھائی پڑیں گے۔ لُدّ[5] کے دروازے پر دجال کو پکڑ کر قتل کریں گے۔[6] (مسلم)

---

[2] (الدر المنثور في التفسير بالمأثور، آلِ عمران:55، 2/ 255، دار الفكر - بيروت)

[3] (تفسير الطبري، تفسير سورة آل عمران،القول في تأويل قوله تعالى " الم الله لا إله إلا هو "، 6/ 154، الحديث6544، دار المعارف)

[4] (صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، 1/ 137، الحديث225، دار إحياء الكتب العربية)

[5] لُدّ فلسطین کا ایک قدیم اور معروف شہر ہے جو موجودہ دور میں تل ابیب کے قریب واقع ہے۔ عربی میں اسے لُدّ (تشدید کے ساتھ) کہتے ہیں اور قدیم کتبِ حدیث و تاریخ میں اسی نام سے مذکور ہے۔ (س رضا)

[6] (صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجال وصفته وما معه، 4/ 2251، الحديث5228، دار إحياء الكتب العربية)

☆حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ (دجال کا قصہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ اس وقت اچانک حضرت عیسیٰ مسلمانوں کے پاس پہنچیں گے نماز کھڑی ہو رہی ہو گی ان سے کہا جائے گا کہ اے روح اللہ آگے بڑھئے۔ وہ کہیں گے تمہارا امام ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائے گا۔ نماز سے فارغ ہو کر لوگ دجال کے مقابلے کے لئے نکلیں گے دجال حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھ کر ایسا گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ پھر حضرت عیسی آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے اور حالت یہ ہو گی کہ شجر و حجر آواز لگائیں گے کہ اے روح اللہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، چنانچہ وہ دجال کے چیلوں میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔[7] (مسند احمد)

حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان سے نُزول فرمانا: اس کی تفصیل احادیث مبارکہ میں ہے کہ،

إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ. [8]

یعنی آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نُزول فرمائیں گے۔ (صحیح مسلم "کتاب الفتن"، باب ذکر الدجال)

صبح کا وقت ہو گا، نماز فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہو گی، حضرت امام مہدی کو کہ اُس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَلَا يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ» يَعْنِي أَحَدًا إِلَّا مَاتَ، وَرِيحُ نَفَسِهِ مُنْتَهَى بَصَرِهِ، قَالَ: «فَيَطْلُبُهُ حَتَّىٰ يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ». [9] (سنن الترمذی، "کتاب الفتن"، باب ما جاء في فتنة الدجال)

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لعین دجال حضرت عیسی علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہو گا، جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور اُن کی سانس کی خوشبو حدّ بصر تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا، یہ تعاقب فرمائیں گے اور اُس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اُس سے وہ جہنم واصل ہو گا۔

فرمایا: وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّىٰ لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. [10] (صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب نُزول عیسی ابن مریم علیہما السلام)

یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ میں مال کی کثرت ہو گی، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کریگا۔

نیز اس زمانہ میں عداوت و بغض و حسد آپس میں بالکل نہ ہو گا۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَتَقَعُ الْآمِنَةُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، حَتَّىٰ تَرْعَى الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ مَعَ الْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّونَهُمْ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ». [11] (المستدرک للحاکم، باب ہبوط عیسی علیہ السلام)

---

[7] (مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه، 3/ 368، الحديث14537، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

[8] (صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجال وصفته وما معه، 4/ 2253، الحديث2937، دار إحياء الكتب العربية)

[9] (سنن الترمذي، كتاب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في فتنة الدجال، 4/ 444، الحديث2240، دار الكتب العلمية)

[10] (صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام، 3/ 1272، الحديث3264، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

[11] (المستدرك على الصحيحين، كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين، ذكر نبي الله وروحه عيسى ابن مريم صلوات الله وسلامه عليهاهبوط عيسى عليه السلام وقتل الدجال وإشاعة الإسلام، 3/ 490، الحديث4219، دار المعرفة،سنة النشر: 1418هـ/ 1998م)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسی علیہ السلام کا جب دنیا پر نُزول ہو گا تو بچے سانپ سے کھیلیں گے اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، چالیس برس تک امامت فرمائیں گے۔ نکاح کریں گے، اولاد بھی ہو گی، بعد وفات روضہ انور میں دفن ہونگے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ وقت ضرور آئے گا جب تم میں اے امت محمدیہ ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہو کر صلیب کو توڑیں گے یعنی صلیب پرستی ختم کریں گے خنزیر کو قتل کر کے جنگ کا خاتمہ کریں گے اور مال و دولت کی ایسی فراوانی ہو گی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگ ایسے دین دار ہو جائیں گے کہ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہو گا۔[12] (تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کی تصنیف "قیامت کی نشانیاں" اویسی غفرلہ)

حیات ونُزول حضرت عیسی علیہ السلام اکابرینِ امت کی نظر میں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع: جس عقیدے پر خدا تعالی کا عہد ہو، جس عقیدے کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام قائل ہوں اور جس عقیدہ کو نبی کریم ﷺ نے متواتر احادیث میں ارشاد فرمایا ہو، ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عقیدہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا، یہاں چند حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذہب نقل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما: نبی کریم ﷺ کی رحلت کا سانحہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے لئے جس قدر صبر آزما تھا، اس کا اندازہ ہم لوگ نہیں کر سکتے۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم میں بعض کھڑے کے کھڑے رہ گئے وہ بیٹھ نہیں سکے بعض جو بیٹھے تھے ان میں اٹھنے کی سکت نہیں تھی۔ بعض کی گویائی جواب دے گئی بعض از خود رفتہ ہو گئے ادہر منافقوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ اگر آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہوتے تو آپ ﷺ کی وفات کیوں ہوتی، آپ ﷺ کی وفات کی خبر سن کر اسی ربودگی و بے قراری کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا:

مَنْ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، قَتَلْتُهُ بِسَيْفِي هٰذَا؛ وَإِنَّمَا رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ كَمَا رُفِعَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.[13] (الملل والنحل للشهرستاني، ج۱)

ترجمہ: جو شخص یہ کہے گا کہ محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں اسے اپنی تلوار سے قتل کر دوں گا۔ آپ ﷺ تو اسی طرح آسمان پر اٹھائے گئے ہیں جس طرح کہ حضرت عیسی علیہ السلام اٹھا لیے گئے۔

اس موقع پر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وصالِ نبوی (نبی ﷺ کی وفات) کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے (رفع عیسیٰ) کے ساتھ تشبیہ (مثال) دی، اور تشبیہ ہمیشہ اسی چیز کے ساتھ دی جاتی ہے جو مشہور اور مُسلَّم (متفق علیہ) ہو۔ چونکہ یہ واقعہ قرآنِ کریم میں مذکور ہے اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کے نزدیک بالاتفاق معروف و مُسلَّم تھا، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مشبّہ (جس کی مثال دی جائے) اور مشبّہ بہ (جس کے ساتھ مثال دی جائے) کے طور پر پیش کیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم: امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

---

[12] (صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام، 3/ 1272، الحديث3264، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)
(صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، 1/ 136، الحديث220، دار إحياء الكتب العربية)

[13] (الملل والنحل، مقدمات، مقدمات المؤلف، المقدمة الرابعة، 1/ 21، الحديث220، مؤسسة الحلبي)

يَقْتُلُهُ اللهُ تَعَالَى بِالشَّامِ عَلَى عَقَبَةٍ يُقَالُ لَهَا: عَقَبَةُ أَفِيقٍ، لِثَلَاثِ سَاعَاتٍ يَمْضِينَ مِنَ النَّهَارِ، عَلَى يَدَيْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. [14]

ترجمہ: اللہ تعالی عیسی بن مریم علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال کو قتل کرے گا، ملک شام میں تین گھڑی دن چڑھے، ایک گھاٹی پر، جس کو اُفیق کی گھاٹی کہا جاتا ہے۔(کنز العمال، ج۱۴)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَتْلِ عِيسٰى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالِ میں حضرت مجتمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ». [15]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام دجال کو باب لُدّ پر قتل کریں گے۔ اس موضوع کی حدیث مزید پندرہ صحابہ سے بھی مروی ہے۔

حضرات تابعین کا حیات ونُزول عیسی علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد ہم حضرات تابعین رحمہ اللہ علیہم کے دور کو لیتے ہیں جو حضرات صحابہ کرام اور بعد کی امت کے درمیان واسطہ ہیں اور جنہوں نے علومِ نبوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات امت تک منتقل کئے ہیں۔ حضرات تابعین رحمہم اللہ علیہم میں ایک شخص کا بھی نام نہیں ملتا جو حضرت عیسی علیہ السلام کے رفع ونُزول (آسمان پر اٹھائے جانے قرب قیامت نُزول) کا منکر ہو۔ اس کے برعکس ان حضرات تابعین کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی، ان کی حیات اور قرب قیامت میں ان کے دوبارہ تشریف لانے کا عقیدہ منقول ہے۔ یہاں چند اکابر تابعین کا حوالہ دینا کافی ہو گا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ: امام حسن بصری، متوفی ۱۱۰ھ، جن کی شہرہ آفاق شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ تفسیر در منثور، ج۲، ص735 میں ان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى، وَإِنَّ اللهَ رَفَعَ إِلَيْهِ عِيسَى، وَهُوَ بَاعِثُهُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُقَامًا يُؤْمِنُ بِهِ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ. [16]

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے عیسی علیہ السلام کو اپنی طرف آسمان پر اٹھالیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ بھیجیں گے۔ تب ان پر تمام نیک وبد ایمان لائیں گے۔(در منثور، ج۲، ایضاابن کثیر، ج۳)

حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ علیہم کا حیات ونُزول عیسی علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ: حضرات تابعین رحمہ اللہ کے بعد امت اسلامیہ کے سب سے بڑے مقتدا ائمہ اربعہ، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحم اللہ علیہم ہیں۔ چنانچہ بعد کی پوری امت ان کی جلالت قدر پر متفق ہے۔ یہ حضرات بھی حضرت عیسی علیہ السلام کے رفع ونُزول (آسمان پر اٹھائے جانے قرب قیامت نُزول) کا عقیدہ رکھتے تھے۔ ان حضرات کا صرف ایک ایک قول ذکر کرتے ہیں۔

---

[14] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف القاف، كتاب القيامة ــ من قسم الأفعال، الكذابون، الدجال، 14/ 614، الحديث220، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1405 هـ - 1985 م)

[15] (سنن الترمذي، كتاب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في قتل عيسى ابن مريم الدجال، 4/ 447، الحديث2244، دار الكتب العلمية)

[16] (الدر المنثور في التفسير بالمأثور، النساء:159، 2/ 735، دار الفكر - بيروت)

(تفسير ابن كثير، النساء:159، 3/ 258، دار ابن الجوزي للنشر والتوزيع – السعودية، الطبعة: الأولى، 1431 هـ)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۵۰ھ) فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:

وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ، وَسَائِرُ عَلَامَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ مَا وَرَدَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ الصَّحِيحَةُ حَقٌّ كَائِنٌ، وَاللهُ تَعَالَىٰ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.[17]

(شرح فقہ اکبر ملا علی قاری)

ترجمہ: دجال اور یاجوج وماجوج کا نکلنا اور آفتاب کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور دیگر علامات قیامت جیسا کہ احادیث صحیحہ ان میں وارد ہوئی ہیں سب حق ہیں، ضرور ہونگی۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: امام دار الہجرۃ مالک بن انس الاصبحي "العتبية" میں فرماتے ہیں:

قَالَ مَالِكٌ: بَيْنَا النَّاسُ قِيَامٌ يَسْتَمِعُونَ لِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ، فَتَغْشَاهُمْ غَمَامَةٌ، فَإِذَا عِيسَى قَدْ نَزَلَ.[18] (شرح مسلم للابی، ج۱)

ترجمہ: دراں اثنا (اسی دوران) کہ لوگ کھڑے نماز کی اقامت (نماز کھڑی ہونے کا اعلان) سن رہے ہوں گے، اتنے میں ان کو ایک بدلی (ہلکی گھٹا) ڈھانک لے گی، کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو چکے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی (م ۲۴۱ھ) کی کتاب "مسند" چھ ضخیم جلدوں میں اُمت کے سامنے موجود ہے، جس میں بہت سی جگہ نُزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ درج ہے۔

ایک اعتراض: قادیانی قرآنی آیت: يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (پ۳، آل عمران: ۵۵) [**ترجمہ:** اے عیسیٰ میں تمہیں وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں اور کافروں سے تمہیں پاک کرنے والا ہوں۔] پر اعتراض کرتے ہیں کہ اگر اس آیت میں مکانی بلندی مراد ہے تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کسی جگہ یعنی آسمانوں میں رہتا ہو کیونکہ فرمایا گیا ہے رَافِعُكَ اِلَيَّ یعنی اپنی طرف اٹھانے والا ہوں خدا کی طرف کونسی ہے؟

جواب: یہاں اللہ کی طرف اٹھانے سے مراد آسمان کی طرف اٹھانا ہے، کیونکہ اگرچہ زمین و آسمان ہر چیز خدا تعالیٰ ہی کی ہے، لیکن آسمان کی خصوصیت سے تجلّی گاہِ الٰہی (اللہ کی شان کے ظہور کی جگہ) ہے کہ نہ وہاں کسی کی ظاہری بادشاہت ہے، نہ کفر و شرک و گناہ۔ لہٰذا آسمان پر جانا گویا خدا کے پاس جانا ہے۔

اسی لیے فرمایا گیا: ﴿ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ﴾ (پ۲۹، سورۃ الملک:۱۶) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ﴿اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ﴾

ترجمہ: میں اپنے رب کی طرف جارہا ہوں، وہ مجھے ہدایت کرے گا۔ (پ۲۳، سورۃ الصافات:۹۹)

حالانکہ آپ شام کے ملک میں جارہے تھے، مگر چونکہ شام آپ کی عبادت گاہ تھا، اس لیے وہاں جانا رب کے پاس جانا قرار دیا گیا۔ اسی وجہ سے مسجدوں کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے۔ خدا وہاں رہتا نہیں، مگر چونکہ وہاں کسی انسان کی ملکیت نہیں ہوتی اور نہ وہاں دنیاوی کام ہوتے ہیں، لہٰذا وہ اللہ کا گھر کہلاتی ہے۔

---

[17] (الفقه الأكبر، أشراط الساعة، ص72، مكتبة الفرقان - الإمارات العربية، الطبعة: الأولى، 1419هـ - 1999م)

[18] (صحيح مسلم بشرح الأبي والسنوسي، كتاب الإيمان، باب: ما جاء في نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ، 1/ 446، دار الكتب العلمية، الطبعة: 2008 م)
(الكوكب الوهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، كتاب الإيمان، باب: ما جاء في نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ، 4/ 109، الحديث296، دار المنهاج - دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م)

اعتراض: اس آیت میں فرمایا گیا: اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ وَ رَافِعُكَ **ترجمہ**: میں تمہیں وفات دوں گا اور اٹھاؤں گا۔

یہاں وفات کا ذکر پہلے ہے اور اٹھانے کا ذکر بعد میں معلوم ہوا کہ عیسی علیہ السلام کو موت کے بعد اٹھایا گیا نہ کہ موت سے پہلے۔ (قادیانی)

جواب: اگر یہاں وفات کے معنی موت مان لئے جائے تو بھی واؤ کیلئے ترتیب لازم نہیں بہت جگہ ترتیب کے خلاف ہوتا ہے۔

لہذا یہاں معنی یہ ہوئے کہ میں پہلے تمہیں اٹھاؤں گا پھر موت دوں گا جیسا کہ ان آیتوں میں ہے۔

وَاسْجُدِی وَارْكَعِي **ترجمہ**: اے مریم تم سجدہ کرو اور رکوع کرو۔ (پ۳، آل عمران:۴۳)

خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ **ترجمہ**: اللہ نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو تم سے پہلے تھے۔ (پ۱، البقرۃ:۲۱)

نَمُوتُ وَنَحْيَا **ترجمہ**: ہم مریں گے اور جئیں گے۔ (پ۲۵، الجاثیہ:۲۴)

خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى **ترجمہ**: اللہ نے پیدا کیا زمین کو اور اونچے آسمانوں کو۔ (پ۱۶، طہ:۴)

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَوةَ **ترجمہ**: اس اللہ نے پیدا کیا موت اور زندگی کو۔ (پ۲۹، الملک:۲)

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ

ترجمہ: اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور ان پیغمبروں کی طرف جو تم سے پہلے تھے۔ (پ۲۴، الزمر:۶۵)

ان تمام آیات میں واؤ ترتیب کے خلاف ہے۔ ایسے ہی اس آیت میں ہے اور اگر واؤ یہاں ترتیب بتائے تب مُتَوَفِّیۡكَ میں جو وفات یا تُوَفِّۡ مذکور ہے۔ اس سے موت مراد نہیں سلانا یا پورا لینا مراد ہے قرآن شریف میں یہ لفظ دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے تو معنی یہ ہوئے کہ اے عیسی میں تمہیں سلا کر اپنی طرف اٹھاؤں گا یا میں تمہیں پورا پورا جسم مع روح اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِيۡ وَفّٰۤى یہاں وَفّٰۤى کے معنی ہیں "پورا کیا"۔

فرماتا ہے: يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ [19] (پ۲۷، الانعام:۶۰)

یہاں وفات کے معنی سُلانا ہیں یعنی رب تعالیٰ تم کو رات میں سُلا دیتا ہے، وہی معنی یہاں مراد ہیں۔

مرزا قادیانی کا حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین: اسلامی عقیدے کے مطابق نبی کریم ﷺ سے قبل کم و بیش سوا لاکھ انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ اسلام میں ان تمام پر ایمان اور انکی تعظیم و تکریم ضروری ہے، اور کسی بھی نبی کی شان میں ادنی توہین بھی انسان کو کفر کی اتھا گہرائیوں میں پٹخ دیتی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی اور بالخصوص حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں وہ زبان استعمال کی کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ آپ بھی دل تھام کر مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیے:

"خدا نے اس وقت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔" [20] (خزائن ج22، ص152)

---

[19] ترجمہ: جو رات کو تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کماتے ہو اسے جانتا ہے۔ (کنزالایمان) (س رضا)

[20] (روحانی خزائن، حقیقۃ الوحی، 22/152، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

"حضرت عیسی علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔"[21] (خزائن، ج11، ص 290)

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔"[22] (خزائن، ج19، ص71)

"عیسی علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی (بری) عورتیں تھیں۔"[23] (خزائن، ج11، ص291)

حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت بغیر باپ اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کا انکار: حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلیلُ القدر صاحبِ شریعت (الگ شریعت رکھنے والے) پیغمبر ہیں۔ جیسے آپ کی نبوت کی زندگی معجزات سے پُر ہے، ایسے ہی آپ کی ولادت بھی معجزہ ہے، کیونکہ آپ بِن باپ پیدا ہوئے، جس کا تفصیلی ذکر سورۂ مریم میں موجود ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے نہ صرف آپ کی بِن باپ ولادت کا انکار کیا ہے بلکہ آپ کی ولادت کا بڑے گستاخانہ طریقے سے استہزاء (تمسخر) بھی کیا ہے، اور اسی طرح آپ کی والدۂ ماجدہ جناب مریم صدیقہ مطہرہ علیہا السلام کی پاکدامنی کا انکار کرتے ہوئے یہودیوں کے بھی کان کترے (ان کے اعتراضات سے فائدہ اٹھائے) ہیں۔

قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم علیہا السلام کے ایک شخص، یوسف نجار (بڑھئی) نامی، سے تعلقات تھے، جس کے نتیجے میں حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حمل ہوا۔ پھر بدنامی سے بچنے کے لیے حضرت مریم علیہا السلام کا یوسف نجار سے نکاح کروا دیا گیا۔

مرزا قادیانی، حضرت مریم علیہا السلام کے یوسف نجار کے ساتھ قبل از نکاح (نکاح سے پہلے) پھرنے کے متعلق لکھتا ہے کہ

"حضرت مریم کا اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ قبل از نکاح پھرنا، اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔"[24] (خزائن، ج14، ص300)

"جب چھ سات ماہ کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کا بیٹا ہوا وہی عیسی یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔"[25] (خزائن، ج20، ص335)

"مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار پر بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔"[26] (خزائن، ج19، ص18)

اور قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم اور یوسف نجار کے نکاح سے مزید اولاد بھی پیدا ہوئی ہے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ،

---

[21] (روحانی خزائن، حاشیہ، ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، 11/290، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[22] (روحانی خزائن، کشتی نوح، 19/71، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[23] (روحانی خزائن، حاشیہ، ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، 11/291، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[24] (روحانی خزائن، حاشیہ، ایام الصلح، 14/300، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[25] (روحانی خزائن، حاشیہ، چشمہ مسیحی، 20/355 تا 356، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[26] (روحانی خزائن، حاشیہ، کشتی نوح، 19/18، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“[27] (خزائن، ج19، ص18)

”وہ (مسیح علیہ السلام) ہر طرح عاجز ہی عاجز (کمزور، محتاج) تھا۔ مخرجِ معلوم (مخصوص پیدائش کا راستہ، یعنی رحم مادر) کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز (گندگی کے نکلنے کی جگہ) ہے، تولد پاکر (پیدا ہوکر) مدت تک بھوک، پیاس، درد اور بیماری کا دکھ (تکلیف) اٹھاتا رہا۔“[28] (خزائن، ج1، ص442، 441)

”جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔۔۔، تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی، بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قُویٰ (اسبابِ کمال) سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔“[29] (خزائن، ج20، ص356)

”مسیح (علیہ السلام) کا معجزہ حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے معجزے کی طرح صرف عقلی تھا۔“[30] (خزائن، ج3، ص254)

”مسیح (علیہ السلام) کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے، جو مسیح (علیہ السلام) کی ولادت سے پہلے بھی مطہّرِ عجائبات (عجیب و غریب خصوصیات والا مقدس مقام) تھا، جس میں ہر قسم کے بیمار، تمام مجذوم (کوڑھی) مفلوج (اپاہج، معذور) مبروص (سفید کوڑھ کے مریض) وغیرہ ایک ہی غوطہ (ڈبکی) مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔“[31] (خزائن، ج3، ص263)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

”اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے، اور آپ کے ہاتھوں میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“[32] (أَسْتَغْفِرُ اللهَ) (خزائن، ج11، ص291)

قادیانیوں کو چیلنج: مرزا قادیانی نے نبی اور رسول ہونے کا دعوی کیا ہے۔ ہمارا قادیانیوں / مرزائیوں کو خیر خواہانہ مشورہ ہے کہ غیر جانبدار ہو کر غور کریں کہ مرزا قادیانی کو نبی ماننے والے اور اس کو جھوٹا ماننے والے کیا دونوں مسلمان ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں کیونکہ مسلمان ہونے کے لئے تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ دونوں میں صرف ایک مسلمان ہے دوسرا نہیں۔ لہٰذا اب مسلمان ہونے کا مدار فیصلہ اس بات پر ہوا کہ آیا مرزا قادیانی نبی ہے یا نہیں؟ کیونکہ قادیانیوں میں اور ہم میں صرف یہی ایک جھگڑا ہے۔

---

[27] (روحانی خزائن، حاشیہ، کشتی نوح، 19/18، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[28] (روحانی خزائن، حاشیہ، براہین احمدیہ حصہ چہارم، 1/441 تا 442، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[29] (روحانی خزائن، حاشیہ، چشمہ مسیحی، 20/356، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[30] (روحانی خزائن، حاشیہ، ازالہ وہم حصہ اول، 3/254، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[31] (روحانی خزائن، حاشیہ، ازالہ وہم حصہ اول، 3/263، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

[32] (روحانی خزائن، حاشیہ، ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، 11/291، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمٹڈ، یوکے، 2009ء)

ہماری قادیانیوں کو دعوت خیر ہے کہ اگر وہ خود مرزا قادیانی کی کتابوں روحانی خزائن، ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات کو غور سے اور غیر جانبدار ہو کر پڑھیں اور ان کا موازنہ رسول پاک ﷺ کی حیات طیبہ اور احادیث نبویہ سے کریں گے تو یقیناً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ مرزا قادیانی کی باتیں تضادات، کفر، جھوٹ، مکاری، دغابازی اور دجل و فریب سے بھری ہوئی ہیں۔ مرزا قادیانی کے کردار و شخصیت کو پرکھیں۔ اس کی اپنی کتب اور اس کے صاحبزادگان کی کتب اور اس کے اصحاب کی کتب کے مطالعہ سے آپ کو بہت کچھ نظر آئے گا لیکن وہ کتابیں نہیں جو جماعت احمدیہ آپ کو پڑھانا چاہتی ہے بلکہ وہ کتابیں پڑھیں جو جماعت احمدیہ غلطی سے شائع کر چکی ہے اور اب اس کو چھپائے پھر رہے ہیں۔ مثلاً: سیرت المہدی، کلمۃ الفصل وغیرہ۔ ہمارا دعوی ہے کہ ان کتابوں کو غیر جانبداری سے پڑھ کر آج تک ایک بھی شخص قادیانی نہیں ہوا ہاں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ ان کتابوں کو پڑھ کر قادیانیوں کی آنکھیں کھل گئیں اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

قادیانی بتائیں کہ آپ کو آخر کس چیز کی مجبوری ہے کہ ایک جھوٹے شخص کے پیچھے لگ کر اپنوں سے کٹ گئے ہو۔ اللہ رب العزت کو راضی کرنے کی بجائے جماعتِ احمدیہ کے عہدیداروں اور ایک خاندان کی رضا اور خواہش کو ماننے پر مجبور ہو۔ اس خاندان نے خدا کے نام پر تمہارا ایمان، خاندان، اولاد، عزت و آبرو، وقت، مال، جائیداد۔

غرض یہ کہ ہر چیز پر قبضہ جما کر تمہیں مزارعوں کی حیثیت (کاشتکار) دے دی گئی ہے۔ تم سے زکوٰۃ کے نام پر نہیں، بلکہ ذاتی، جماعتی، سماجی اور نفسیاتی حربے (چالیں) استعمال کر کے بیسیوں قسم کے چندے وصول کیے جاتے ہیں، جبکہ یہ خاندان خود چندوں سے مستثنیٰ (بری الذمہ) ہے۔ اپنے ایمان (دل کا یقین) سے کہو: جتنی بیعتوں کے دعویٰ ہر سال کیے جاتے ہیں، کیا ان کا ہزارواں حصہ بھی تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے؟

لہٰذا جھوٹی قسموں جھوٹی پیشین گوئیوں (غلط غیب کی خبریں)، اور مال وزر کی خواہش میں مبتلا انگریز کے اس خود ساختہ خاندان (من گھڑت اقتدار رکھنے والا گروہ) سے اپنی جان چھڑاؤ اور اپنی اور اپنے خاندان کی عاقبت خراب ہونے سے بچاؤ۔

ہماری قادیانیوں سے اپیل ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اصل اور ہمیشہ کی زندگی آخرت کی ہے۔ اس کی فکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے عقائد سے بریت (لاتعلقی) کا اعلان کرتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور حضرت محمد ﷺ کی اصلی غلامی میں آجائیں۔

اللہ تعالیٰ آپکو مصنوعی عزت کے بدلے اصل عزت سے نوازے گا کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ آپ کے خوف کو امن اور آزادی میں بدل دے گا اور روز قیامت حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے تلے آپ کا حشر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے اور ہم سب اہل ایمان کو عقائد حقہ پر زندگی گزارنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

فَقَطْ، وَالسَّلَامُ

مدینے کا بھکاری

الفقیر ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ